Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۳ رجب ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۴ وفا ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۴ جولائی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۵۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار سے اللہ تعالیٰ کی صفتِ قیومیت کا فیض حاصل ہوتا ہے

انسان ہر آن اس امر کا محتاج ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسی قوت دے کہ اسکی بشری کمزوری ظاہر نہ ہونے پائے

"خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے استغفار صفتِ قیومیت کا فیض حاصل کرنے کے لئے ہے اسی کی طرف اشارہ سورۃ فاتحہ کی اس آیت میں ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے تا ایسا نہ ہو کہ کمزوری ظہور میں آوے اور ہم عبادت نہ کر سکیں۔ جیسا کہ خدا نے ابتداء سے انسان کو زبان، آنکھ، دل، کان وغیرہ عطا کئے ہیں ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتداء سے ہی عطا کی ہے اور اس کو محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے اس کی طرف اس آیت میں اشارہ فرمایا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یعنی خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو بشریت کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوت دے کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پاوے۔ اور ایسا ہی ان مردوں اور عورتوں کے لئے جو تیرے پر ایمان لاتے ہیں بطور شفاعت کے دعا کرتا رہ تا جو فطرتی کمزوری سے ان سے خطائیں ہوتی ہیں انکی سزا سے وہ محفوظ رہیں اور آئندہ زندگی انکی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جائے۔

یہ آیت معصومیت اور شفاعت کے اعلیٰ درجہ کی فلاسفی پر مشتمل ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسان اعلیٰ درجہ کے مقام عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے نیز دوسروں کو گناہ کے زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہتا ہے اور تضرعات سے خدا تعالیٰ کی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصہ ملے جو بوسیلہ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہیں۔" (ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اول صفحہ ۱۹۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے، تمام مہماتِ دینیہ میں غیر معمولی کامیابی دے اور حضور کی عمر میں خاص برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۱۴ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کمر میں شدید درد ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام سہ ماہی سوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۶/۲۸ ستمبر کو منعقد ہوگا۔ اس امتحان کا نصاب درجِ ذیل ہے:۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع دوم
۲۔ رسالہ "روئیداد جلسہ دعا"
۳۔ صداقتِ انبیاء از قرآن کریم

تمام زعماء / زعماء اعلیٰ سے گذارش ہے کہ تمام اراکین کو اس امتحان کی تیاری کی طرف متوجہ کریں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں دوست اس میں شریک ہوں۔

رسالہ "روئیداد جلسہ دعا" الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے براہِ راست حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے دوسرے امتحان کے نصاب میں کتاب "نشانِ آسمانی" رکھی گئی تھی چونکہ یہ کتاب زیادہ تعداد میں نہیں مل رہی اس لئے اس کی جگہ اب "لیکچر لاہور" رکھی گئی ہے۔ لجنات خط لکھ کر یہ کتاب منگوا لیں اور بہنوں کو اس کی تیاری کروائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالنصر ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴؍وفا ۱۳۵۴ھش
۱۴؍جولائی ۱۹۷۵ء

اللہ تعالیٰ کی رحمتِ عام اور رحمتِ خاص کی دو مثالیں

قرآن کریم میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ عام کے بعض ظاہری نشانوں کا ذکر کرکے (جن کا تعلق خود اللہ تعالیٰ ہی کے بنائے ہوئے قانونِ قدرت کی کارفرمائی سے ہے) اپنی رحمتِ خاص کے اُن نشانوں کی طرف اشارہ کیا ہے جنہیں وہ اپنی قدرتِ کاملہ کے تحت اپنے مقبولین کی قبولیت کے اظہار کے لئے بطورِ خاص ظاہر فرماتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت عام کے تحت ظاہر ہونے والے ایک نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (الروم آیت ۴۷)

ترجمہ:- اور اُس کے نشانوں میں سے ایک نشان ہواؤں کا بشارت دیتے ہوئے بھیجنا بھی ہے اور وہ اِس لئے ایسا کرتا ہے تا وہ تم کو اپنی رحمت کا پھل چکھائے اور کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تم اُس کے فضل کو حاصل کرو اور تم شکرگزار بنو۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُس کے حکم سے ہواؤں کے چلنے کو اپنی رحمت کا ایک نشان قرار دیا ہے۔ ہواؤں کا چلنا انسانوں کے لئے اپنی ذات میں ایک بشارت کا رنگ رکھتا ہے اور وہ بشارت یہ ہے کہ بعض ہوائیں بارش کی خوشخبری اپنے ساتھ لاتی ہیں اور فصل اچھی ہونے کے امکانات کو روشن کر دکھاتی ہیں، بعض ہوائیں بادبانی کشتیوں کے چلنے میں ممد ہوتی ہیں اور اِس طرح ذرائع نقل و حمل کو ممکن بنا کر تجارت وغیرہ کے فروغ کا باعث بنتی ہیں۔ ہر دو صورتوں میں روئے زمین پر بسنے والوں کو روزی میسّر آتی ہے اور اِس طرح وہ عملاً اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے مورد بنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ عام کے اِس نشان کا ذکر کرکے دراصل اپنی رحمتِ خاص کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ اشارہ یہ ہے کہ جس طرح اُس کے حکم سے چلنے والی ہوائیں اوّلاً اپنی ذات میں ایک بشارت ہوتی ہیں اور پھر انسانوں کو فضل اور رحمت کا مورد بنا کر عملاً ان کے لئے خوشحالی و فارغ البالی کا موجب بنتی ہیں اِسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے مقبولین کی دُعاؤں کو سُن کر اوّلاً اُنہیں اپنے لذیذ اور پُرشوکت کلام کے ذریعہ بشارتوں سے نوازتا ہے اور پھر اپنے معجزانہ فعل کے ذریعہ اُن بشارتوں کو عملاً پورا کرکے اُنہیں کامیابی و کامرانی اور ظفرمندی سے ہمکنار کرکے شدید مخالفتوں کے باوجود فائز المرام کر دکھاتا ہے۔ یہ امر کہ رحمتِ عام کے اِس ذکر میں دراصل رحمتِ خاص کی طرف اشارہ کیا گیا ہے خود اگلی آیت سے ظاہر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مقبولین کی تائید و نصرت سے متعلق اپنی رحمتِ خاص کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ بشارتوں کا رنگ رکھنے والی ہواؤں اور ان کے نتیجہ میں عملاً ظاہر ہونے والے فضلوں کا ذکر کرنے کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا:-

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الروم آیت ۴۸)

ترجمہ:- اور ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے تھے۔ پس وہ ان کے پاس کھلے کھلے نشان لیکر آئے اور ہم نے مجرموں سے مناسب بدلہ لیا اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

ایسے وقت میں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو کفارِ مکّہ کی طرف سے شدید مخالفت اور اذیتوں کے ایک لامتناہی سلسلہ کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اللہ تعالیٰ نے خوشحالی کی بشارت کی شکل میں چلنے والی ہواؤں اور ان کے نتیجہ میں عملاً رُونما ہونے والی خوشحالی کا ذکر کرنے کے بعد انہیں یہ تسلّی دی کہ مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہم ایسے ہی حالات میں پہلے بھی اپنے مقبول مومنوں کی مدد کرتے رہے ہیں۔ جیسے چلنے والی ہوائیں خوشحالی کی بشارت لے کر آتی ہیں اور ان کے نتیجہ میں عملاً خوشحالی کا دور دورہ ہو جاتا ہے اِسی طرح ہماری یہ بھی سُنّت ہے کہ ہم اپنے مقبولین کو اوّلاً بشارتوں سے نوازتے ہیں اور پھر انہیں اپنی نصرت سے نواز کر ان بشارتوں کو عملاً پورا کر دکھاتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انتہائی نامساعد حالات میں جو بشارتیں دی تھیں اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص کے ماتحت اُس کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں وہ سب بشارتیں پوری ہوئیں۔ مخالفین حق کا زور ٹوٹ کر اور ان کے انسانیت سوز مظالم کا سلسلہ منقطع ہو کر رہا اور اسلام غالب آئے بغیر نہ رہا۔ کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت ہے کہ وہ اپنے مقبولین کی دُعاؤں کو قبول کرکے ایک طرف لذیذ اور پُرشوکت قول سے اور دوسری طرف معجزانہ فعل اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے ثابت کر دیتا ہے کہ وہ ہی خدا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کی اِس قدیم سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وہ (اللہ تعالےٰ) اوّل پیشگوئی کے طور پر ان (اپنے مقبولین) سے اپنی حمایت اور نصرت اور خاص طور کی دستگیری کے وعدے کرتا ہے اور پھر دوسری طرف اپنے وعدوں کی عظمت بڑھانے کے لئے ایک دنیا کو اُن کے مخالف کر دیتا ہے۔ اور وہ لوگ اپنی تمام طاقت اور تمام مکر و فریب اور ہر ایک قسم کے منصوبوں سے کوشش کرتے ہیں کہ خدا کے اُن وعدوں کو ٹال دیں جو اُس کے اُن مقبول بندوں کو حمایت اور نصرت اور غلبہ کے بارے میں ہیں۔ اور ان تمام کوششوں کو برباد کرتا ہے۔ وہ شرارت کی تخم ریزی کرتے ہیں اور خدا اس کی جڑ باہر پھینکتا ہے۔ وہ آگ لگاتے ہیں اور خدا اس کو بجھا دیتا ہے۔ وہ ناخنوں تک زور لگاتے ہیں آخر خدا ان کے منصوبوں کو اُنہی پر الٹا کر مارتا ہے۔ خدا کے مقبول اور راستباز نہایت سیدھے اور سادہ طبع اور خدا تعالیٰ کے سامنے ان بچوں کی طرح ہوتے ہیں جو ماں کی گود میں ہوں۔ اور دُنیا اُن سے دشمنی کرتی ہے کیونکہ وہ دنیا میں سے نہیں ہوتے۔ اور طرح طرح کے مکر اور فریب ان کی بیخ کنی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ قومیں ان کے ایذاء دینے کے لئے متفق ہو جاتی ہیں اور تمام نااہل لوگ ایک ہی کمان سے ان کی طرف تیر چلاتے ہیں اور طرح طرح کے افتراء اور تہمتیں لگائی جاتی ہیں تاکہ کسی طرح وہ ہلاک ہو جائیں اور ان کا نشان نہ رہے مگر آخر خدا تعالیٰ اپنی باتوں کو پوری کرکے دکھلا دیتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۵ء)

الغرض اللہ تعالیٰ کی یہ ایک قدیم سُنّت ہے کہ جس طرح وہ اپنی رحمتِ عام کے نشان ظاہر فرماتا ہے جن سے بِلا استثناء تمام انسان مستفید ہوتے ہیں، اِسی طرح وہ اپنے مقبول بندوں کے لئے اپنی رحمتِ خاص کے ماتحت تائید و نصرت کے ایسے زبردست نشان ظاہر فرماتا ہے جن سے عند اللہ ان کی مقبولیت ظاہر اور آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اوّلاً وہ ان کی عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں قبول کرکے اپنے لذیذ اور پُرشوکت قول کے ذریعہ انہیں انتہائی نامساعد حالات میں اپنی بشارتوں سے نوازتا ہے اور پھر اپنے معجزانہ فعل کے ذریعہ انہیں تائید و نصرت سے نواز کر اور اپنے زبردست نشان ظاہر فرما کر دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ یہ میرے خاص بندے ہیں، انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازنا اور فائز المرام کرنا میں نے اپنے پر فرض کر رکھا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تزکیۂ نفس کے تین (۳) ذرائع

(مکرم سید سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم [illegible])

تزکیۂ نفس

تزکیۂ نفس کا مطلب ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرے۔ گناہ انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک بہت بڑی روک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا ہے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا

"یعنی انسانی گرفتاریوں سے وہ شخص نجات پا گیا اور بہشتی زندگی کا مالک ہو گیا جس نے اپنے نفس کو پاک بنا لیا اور ناکام و نامراد رہا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو زمین میں دھنسا دیا اور آسمان کی طرف رُخ نہ کیا۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۱۳)

جب تک انسان کا نفس پاک نہ ہو اس وقت تک اُسے کوئی کامیابی اور رفعت حاصل نہیں ہو سکتی اور یہ پاکیزگی انسان اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ خود انسان کو پاک نہ کرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں
ہو سکتا جب تک خدا اُسے
پاک نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۹)

پس نجات حاصل کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے وصال کو پانے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرے۔ گناہوں سے پاک ہونے کے بے شمار ذرائع ہیں لیکن میں اُن میں سے صرف تین اہم ذرائع کو بیان کروں گا۔

پہلا ذریعہ تدبیر اور مجاہدہ

جہاں تک انسان کے لئے ممکن ہو وہ گندی زندگی سے باہر نکلنے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"فرمایا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

یعنی جو لوگ ہماری خاطر مجاہدات کرتے ہیں آخر ہم اُن کو راہ دکھا دیتے ہیں جتنے اولیاء انبیاء اور بزرگ لوگ گزرے ہیں انہوں نے جب خدا کی راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کئے تو آخر خدا تعالیٰ نے اپنے دروازے اُن پر کھول دئیے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۲)

حضور فرماتے ہیں:-

"ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون ہو گا وہ افضل البشر افضل الرسل والانبیاء تھے جب انہوں نے ہی پھونک سے وہ کام نہیں کئے تو اور کون ہے جو ایسا کر سکے دیکھو آپ نے غار حرا میں کیسے کیسے ریاضات کئے خدا جانے کتنی مدت تک تضرعات اور گریہ و زاری کیا کئے تزکیہ کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں اور سخت سے سخت محنتیں کیا کئے جب جا کر کہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے فیضان نازل ہوا۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان خدا کی راہ میں جب تک اپنے اوپر ایک موت اور حالت فنا وارد نہ کرے تب تک ادھر سے کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ البتہ جب خدا دیکھتا ہے کہ انسان نے اپنی طرف سے کمال کوشش کی ہے اور اُسے پانے کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کر لی ہے تو پھر وہ انسان پر خود ظاہر ہوتا ہے اور اس کو نوازتا اور قدرت نمائی سے بلند کرتا ہے۔"

ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲

"اگرچہ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے مگر کوشش کرنا انسان کا فرض ہے جیسا کہ قرآن شریف نے صراحت سے حکم دیا ہے کہ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى یعنی جتنی جتنی کوشش کریگا اس کے مطابق فیض سے مستفیض ہو سکے گا اور دوسری جگہ فرمایا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا جو لوگ خدا میں ہو کر خدا کے پانے کے واسطے تڑپ اور کدوکاوش سے کوشش کرتے ہیں ان کی محنت اور کوشش ضائع نہیں جاتی جو کوئی صدق اور خلوص نیت سے خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی طرف راہنمائی کے واسطے بڑھتا ہے انسان کا فرض ہے کہ تدبیر کرے اور حق طلبی کی سچی تڑپ اور پیاس اپنے اندر پیدا کرے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۸۴)

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر و عیاں ہے کہ پاکیزگی نفس کے لئے انسان مجاہدہ اور تدبیر سے کام لے۔ جو شخص توجہ ہی نہیں کرتا اور تدبیر ہی نہیں کرتا وہ کیونکر اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے بغیر ہاتھ ہلائے تو ایک لقمہ بھی منہ میں نہیں جاتا۔ پس پاکیزگی حاصل کرنے کا پہلا ذریعہ تدبیر اور مجاہدہ ہی ہے۔

دوسرا ذریعہ دُعا

جب انسان مجاہدہ کو کمال تک پہنچا دے تو پھر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر گر کر دعا کرے کہ اے میرے آقا اے میرے مالک خدا میں نے اپنی پوری کوشش کی اب تو خود مجھے کامیابی سے ہمکنار فرما اور اُس گندی زندگی سے خود مجھے نکال لے۔ یاد رہے کہ دعا اور مجاہدہ لازم و ملزوم ہیں ہر انسان کو چاہیئے کہ گندی زندگی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اول مجاہدہ کرے اور پھر دعا میں لگا رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اسکو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آ جاوے۔ اور چاہیئے کہ اس طرح دعا میں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آ جاوے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسا چمکتا ہوا شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اُس کی کمزوریاں دور فرما دے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے اگر مردہ زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ [illegible])

اسی طرح حضور فرماتے ہیں:-

"بعض انسان گو ظاہری گناہ سے بچتے ہیں لیکن ایک کشمکش اندر قلب میں باقی رہ جاتی ہے اور دل ان کدورات کی طرف ڈانواں ڈول ہوتا رہتا ہے ان کے نجات پانے کے لئے دعا کام آتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۳۶)

پس ثابت ہوا کہ گندی زندگی سے نجات حاصل کرنے کے لئے دعا بھی از بس ضروری اور لازمی شئے ہے نرا اپنے مجاہدہ پر ہی بھروسہ کرنا شرک ہے جب تک دعا ساتھ نہ ہو۔

تیسرا ذریعہ
صحبت صالحین و کاملین

گناہوں سے نجات پانے کا تیسرا اہم ذریعہ یہ ہے کہ انسان مجاہدہ اور دعا کے بعد ایسے لوگوں کی مجلس میں جائے اور صحبت اختیار کرے جن کا تعلق خاص اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

یعنی جو لوگ قولی فعلی عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔ . . . . صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے . . . پس اس سے کبھی بے فکر نہیں رہنا چاہیئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح نفس کے لئے كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کا حکم دیا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۲)

التذکرۃ الشہادتین میں فرماتے ہیں:-

"وَلَا يَشْقٰى جَلِيْسُ اَوْلِيَاءِ
الْجَنَابِ وَلَوْ كَانَ كَالدَّوَابِّ"

صفحہ ۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی انبیاء کی صحبت میں بیٹھنے والا کبھی بدنصیب نہیں رہتا خواہ وہ ظاہر حیوانوں کی طرح ہو۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات سے واضح ہو گیا کہ صحبت کا ضرور اثر ہوتا ہے اور گندی زندگی سے نجات پانے کے لئے اور اصلاحِ نفس کے لئے ایک بات یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ انسان صحبت صالحین و کاملین اختیار کرے۔ اگر ایک شخص لوہار کی بھٹی کے پاس بیٹھے گا تو خواہ کام نہ بھی کرے تو اس کے کپڑے ضرور کالے اور سیاہ ہو جائیں گے۔ اور اگر دوسرا شخص اگر عطار کی دکان پر چند سیکنڈ کے لئے بھی بیٹھ جائے خواہ عطر نہ بھی لگائے پھر بھی اس کے کپڑوں سے عطر کی خوشبو آنے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لئے کس قدر ضرورت ہے کہ انسان کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان سے ہے کیونکہ اِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ"

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ **صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں سخت بد نصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے** دور ہے۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۹)

پس اصلاحِ نفس اور پاکیزگی نفس کے لئے یہ تین بڑے اور اہم ذرائع ہیں جن پر انسان عمل پیرا ہو کر اپنے لئے نجات کے دروازے کھول سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ قرآن

مکرم مولوی رفیق احمد سعید صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوہاٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بچپن سے ہی قرآن مجید سے بڑی محبت تھی آپ کثرت کیساتھ بڑے تدبر اور پیار و محبت سے قرآن مجید کو پڑھتے اور کئی کئی گھنٹے قرآن مجید کے حقائق نکات اور معارف سمجھنے میں لگاتے۔ قرآن مجید کے ساتھ عشق و محبت کی داستان حضور کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے

"جب میں جوانی کے قریب پہنچا تو میں نے کسی قدر فارسی، صرف و نحو، منطق اور فلسفہ کے علوم پڑھے اور تھوڑی سی طب کی تحصیل کی اور میرے والد صاحب جو بہت مشہور حاذق طبیب تھے اور ماہر فن تھے انہوں نے بھی اس فن کی بعض کتب مجھے پڑھائیں۔ اور مجھے بہت ترغیب دلائی کہ میں اس فن میں کمال حاصل کروں مگر میرے دل نے نہ تو اس طرف رغبت کی اور نہ ہی حدیث، اصول اور فقہ وغیرہ علوم کی طرف طبیعت کا میلان ہوا۔ میں ایک ہی چیز کی طرف اپنے دل کو مائل پاتا تھا۔ اور وہ تھا قرآن اور اس کے حقائق نکات اور معارف اور در حقیقت قرآن کریم کی محبت میرے دل کو پیار کہ میرے دل میں داخل ہو چکی تھی۔ کیونکہ اس سے مجھے انواع و اقسام کے معارف اور پھل ملتے ہیں۔ جو نہ تو ختم ہو سکتے ہیں اور نہ خراب۔ میں نے پا لیا کہ قرآن کریم ایمان کو قوی کرتا۔ اور یقین کو بڑھاتا ہے اور در حقیقت وہ ایسا یکتا موتی ہے جس کا ظاہر بھی نور ہے اور باطن بھی نور ہے اور اس کے اوپر بھی نور ہے اور نیچے بھی نور ہے۔ اور اس کے ہر لفظ اور ہر ایک کلمہ میں نور ہے۔ وہ ایک روحانی باغ ہے۔ جس کے درخت پھل سے لدے ہوئے ہیں اور اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ہر ایک سعادت کا پھل اس میں موجود ہے اور ہر ایک قسم کے علوم اس میں حاصل ہوتے ہیں۔ جو اس کو چھوڑتا ہے۔ اس کیلئے محرومی ہے۔ اس کے فیوض کے گھاٹ نہایت شیریں پانی سے پُر ہیں اور ہر پینے والوں کے لئے وہ نہایت ہی بابرکت ہے۔

میرے دل میں قرآن کریم کا وہ نور ڈالا گیا ہے۔ جو کہیں سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اگر قرآن نہ ہوتا تو میری زندگی بے لطف ہوتی۔ مجھے اس میں وہ حسن نظر آتا ہے جو لاکھ یوسف سے بھی زیادہ ہے۔ اس لئے میں کلی طور پر اسی کا عاشق ہو چکا ہوں اور اس کی محبت مکمل کر کے پلا دی گئی ہے اس نے میری اس طرح تربیت کی ہے۔ جس طرح ماں کے پیٹ میں بچہ تربیت پاتا ہے اور میرے دل میں اس کا عجیب اثر ہے جو بیان سے باہر ہے اور میں نے کشف میں دیکھا کہ حظیرۃ القدس یعنی جنت قرآن کریم کے پانی سے سیراب کی جاتی ہے۔ وہ ایک سمندر ہے جس میں آبِ حیات موجیں مار رہا ہے۔ جو اس میں سے پیتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے بلکہ مُردوں کو زندہ کرنے لگ جاتا ہے اس کا چہرہ حسین تر ہے اور اس کا لباس کمال کا خوبصورت ہے اس کی مثال ایک بہترین قدو قامت کے حسین کی ہے جس کو تناسب اعضاء میں کمال عطا کیا گیا ہے۔ ۔ ۔ اس کے علاوہ جس قدر کتب ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے مخلوق کا وہ حصہ جو ناقص حالت میں اسقاط ہو چکا ہو اگر آنکھ ہے تو ناک نہیں۔ اگر ناک ہے تو آنکھ مفقود۔ ان کے چہرے نہایت مکروہ اور متعفن پایا۔ ۔ ۔ پس میں بار بار اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے اپنے انوار میں سے وافر حصہ مجھے دیا اور مجھ کو اعلیٰ درجہ کے پھلوں سے سیر کر دیا اور ظاہری اور باطنی انعامات مجھے عطا فرمائے اور مجھے اپنا مجذوب بنا لیا۔ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو چکا ہوں۔ میں نے آج تک جس دروازہ کو کھولنے کی دعا کی۔ وہ کھولا گیا اور جو نعمت بھی میں نے مانگی مجھے دی گئی۔ جس مشکل کے حل کی طلب کی وہ حل کر دی گئی اور جسے بھی گرا ہوا کر دعا کی وہ سنبھال لی گئی اور یہ سب فضل مجھ پر اس لئے نازل ہوتے کہ میں قرآن کریم سے محبت کرتا ہوں اور اپنے پیارے آقا اور پیشوا السید المرسلین خاتم النبیین سے محبت کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو اس پر اتنے درود اور رحمتیں نازل فرما جتنے آسمان میں اجرام ہیں۔ اور زمین میں ذرات ہیں اسی محبت کی وجہ سے جو میری فطرت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا اس وقت بھی جب میں پیدا ہوا اور اس وقت بھی جب میں گود میں دودھ پیتا تھا اور اس وقت بھی جب میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

قرآن کریم ایک ایسی نعمت ہے جو اس نعمت کی قدر کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور وصلِ مقبول اور سچی محبت اور قرب حاصل ہوتا ہے اس کی تمام مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اس کے لئے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ قرآن مجید کی محبت سے دلوں کی کدورتیں اور شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں اور اس کی روشنی سے منور ہو جاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہی ہیں یہی سچی بات ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سر چشمہ قرآن ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضروریات نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی۔ تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۲۱۳۹

مَیں سعیدہ ناز بنت چوہدری علی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ۔ب مریح ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۵ روپیہ بطور جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سعیدہ ناز د/و چوہدری علی محمد صاحب ۹۶ گ۔ب مریح۔ ڈاکخانہ [illegible] گ ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ چوہدری علی محمد (والد موصیہ) ۹۶ گ۔ب مریح ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی ولد نادر خان صاحب۔ دارالمطالعہ جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۴۰

مَیں سکینہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالرحیم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۳ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سکینہ بیگم۔ ساکن ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔ براستہ شاہ کوٹ د/و چوہدری عبدالرحیم صاحب۔

گواہ شد عبدالرحیم۔ امیر مقامی (خاوند موصیہ) ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ خدا بخش ولد غلام قادر صاحب سیکرٹری تعلیم ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۴۱

مَیں اللہ داد ولد چوہدری موجدین صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال۔ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن ۶۱ ر۔ب ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی ۴ ایکڑ واقع چک ۶۱ ر۔ب ضلع لائلپور مالیتی -/۳۲۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۶ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۵۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ اللہ داد ولد چوہدری موجدین صاحب چک ۶۱ ر۔ب بیدیانوالہ تحصیل جڑانوالہ براستہ شاہ کوٹ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ محمد صدیق ولد چوہدری اللہ داد صاحب ۶۱ ر۔ب بیدیانوالہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ امیر احمد ولد چوہدری صدرالدین صاحب ۶۱ ر۔ب بیدیانوالہ ضلع لائلپور۔

(باقی)

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلباء متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ آپ کو میٹرک کے امتحان میں کامیابی مبارک کرے اور آئندہ امتحانات میں کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جامعہ احمدیہ جماعت احمدیہ کی مرکزی دینی درسگاہ ہے جہاں سے طلباء تعلیم حاصل کرکے باقاعدہ مربی بنتے اور تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرونِ پاکستان تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ ۔ ۔ ۔ لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم حاصل کرکے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور ۔ ۔ ۔ جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے استنے نہیں آرہے۔"

ایسے طلباء جو اس وقت میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرکے خدمتِ اسلام بجا لانے کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انشاء اللہ العزیز ۲۳ر اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ ۸ بجے صبح انٹرویو ہوگا داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

خورشید بیگم صاحبہ وصیت ۱۱۱۰۷ زوجہ حوالدار رحمت اللہ صاحب قوم اعوان ساکن اردپ ضلع گوجرانوالہ نے ۱۳ر جون ۱۹۴۸ء کو وصیت کی تھی۔ ضروری خط وکتابت کے لئے ان کا پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی صاحب کو علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی لڑکی ناصرہ پروین مورخہ ۲۵-۶-۷۵ کو اچانک وفات پاگئی۔ عمر تقریباً ۱۴ سال تھی۔ مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(گلزار احمد مہتمم وقفِ جدید خلیل آباد۔ کوٹلی آزاد کشمیر)

درخواست دعاء

خاکسار کا چھوٹا بچہ عزیزی صفوان احمد ملک بعمر گیارہ ماہ محلہ دارالنصر غربی ربوہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے شدید بیمار ہے۔ کافی کمزور اور نحیف ہوگیا ہے پچھلے دنوں انتہائی تشویشناک حالت تھی جس کی وجہ سے سخت پریشانی اور گھبراہٹ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرما کر صحت والی لمبی عمر سے نوازے اور خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار ملک بشیر احمد انسپکٹر وقف جدید۔ حال راولپنڈی)

قائدین کرام! ہفتۂ وصولی کی رپورٹ فوری بھجوا کر ممنون فرماویں۔ (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچی اطاعت اور حقیقی فرمانبرداری کو اپنا شعار بنانے کی کوشش کرو

اگر تم ایسا کرو گے تو خدا کی نصرت تمہارے ساتھ ہوگی اور تم اسکے فضلوں کے وارث بنو گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:۔

"الفاظ بیعت میں ایک یہ جملہ بھی ہے کہ "جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہوں گا۔" بظاہر یہ ایک موٹی اور چھوٹی سی بات ہے لیکن غور کرو اس کا مفہوم کس قدر وسیع ہے۔ ایسا اقرار کرنے والے کو یہ الفاظ کیسا محتاط بناتے ہیں کہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں، ہر حرکت و سکون میں اس امر کو مدنظر رکھے کہ کیا میرا یہ قول و فعل، یہ حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی تو نہیں ہے اور گناہ کے کسی شعبہ میں تو داخل نہیں؟۔ جب انسان ان امور پر نظر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت اور رضا جوئی اپنا مقصد بنا لیتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کی مدد فرماتا ہے اور اس کی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو فرمانبرداری بڑی دولت ہے۔ یہی دولت ابراہیم علیہ السلام کو ملی جس نے ان کو مقتدا معظم و مکرم بنا دیا۔ خدا تعالیٰ کے ہر قسم کے فیضان اسی فرمانبرداری پر نازل ہوتے ہیں۔ مگر تھوڑے ہیں جو اس راز کو سمجھتے ہیں۔

اس وقت خدا تعالیٰ پھر ایک قوم کو معزز بنانا چاہتا ہے اور اس پر اپنا فضل کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے لئے بھی وہی شرط اور امتحان ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے لئے تھا۔ وہ کیا؟ سچی اطاعت اور پوری فرمانبرداری اس کو اپنا شعار بناؤ اور خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہوں گی، اس کے فضلوں کے وارث تم بنو گے۔

یاد رکھو خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کے محروم ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ وہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ سے کچھ وعدے کرتا ہے لیکن جب ان وعدوں کے ایفاء کا وقت آتا ہے تو ایفاء نہیں کرتا ......

....

ہم سب یہ ایک عظیم الشان وعدہ کر چکے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور جہاں تک طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتے رہیں گے۔ اس وعدہ کو ایفاء کرنے کی پوری کوشش کرو اور پھر خدا تعالیٰ ہی سے توفیق اور مدد چاہو۔ کیونکہ وہ مانگنے والوں کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کی دعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔"

(خطبات نور صفحہ ۲۳۱-۲۳۲)

الفضل آپ کا جماعتی آرگن ہے اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

ناصرات الاحمدیہ بیرون ربوہ کا دوسرا امتحان

ناصرات الاحمدیہ بیرون ربوہ کا دوسرا امتحان ۲۷ جولائی ۸۵ء کو ہوگا انشاء اللہ۔ لجنات پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں اور ناصرات کو نصاب کی تیاری کروائیں۔ نصاب حسب ذیل ہے:۔

معیار سوم:۔

الحمد شریف اور اس کا ترجمہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایک اردو الہام۔ ایک حدیث اور اس کا ترجمہ۔ نماز کے آداب۔ مسجد کے آداب۔ ارکان اسلام۔ یاد رکھنے کی باتیں ص ۸۔

معیار دوم:۔

مختصر تاریخ احمدیت ص ۴۹ تا ص ۵۹

راہ ایمان۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔ دعائے قنوت کا ترجمہ۔ دوسرے سیپارے کے آخری رکوع کا ترجمہ۔

مشین اور ہاتھ کی سلائی کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟ یاد رکھنے کی باتیں صفحہ ۱۸۔

معیار اول:۔

یاد رکھنے کی باتیں ص ۲۴ تا ص ۲۵۔

مختصر تاریخ احمدیت صفحہ ۱۱۵ سے آخر تک۔

راہ ایمان دسویں سبق سے آخر کتاب تک۔

پانچویں سیپارے کے آخری رکوع کا ترجمہ۔

آم کا مربہ اور ٹماٹر کی چٹنی بنانے کی ترکیب۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

میرے فرزند اکبر عزیز عبد السلام اختر ایم۔اے مرحوم کی وفات پر احباب جماعت نے جس طور سے ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی و غمخواری فرمایا ہے اور مودت و الفت کا نمونہ دکھایا ہے وہ صرف ہماری جماعت میں ہی مل سکتا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معزز افراد، واجب الاحترام خواتین اور احباب ربوہ نے کثرت کے ساتھ خاکسار اور مرحوم کے مکان پر تشریف لا کر مجھ سے، میرے اہل و عیال اور میری بہو عزیزہ شوکت اختر سلمہا اور اس کے بچوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اس سے ہمارے غم و الم کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔ بیرونی طور پر بھی احباب جماعت نے بذریعہ تار و خطوط ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ مختلف ادارہ جات نے قراردادوں کے ذریعہ اظہار تعزیت کیا ہے۔ جماعت کے شعراء نظموں کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔ میں اپنی طرف سے اور مرحوم کی بیوی عزیزہ شوکت اور مرحوم کے بچوں کی طرف سے احباب کرام کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر دے۔ دعا فرمائیں کہ مولا کریم عزیز مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(علی محمد بی۔اے، بی ٹی۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ خالد ۵ جولائی کو اور تشحیذ یکم جولائی کو پوسٹ کئے جا چکے ہیں۔ امید ہے سب خریداران اور ایجنٹ صاحبان کو مل چکے ہوں گے۔ اگر کسی کو ۱۵ جولائی تک نہ ملیں تو خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین مجالس! براہ کرم اپنی مجلس کا تدریجی بجٹ پورا فرماویں۔ (مہتمم مال)